☆ کلمہ ☆ نماز ☆ علم و ذکر

☆ اکرام مسلم ☆ تصحیح نیت ☆ دعوت و تبلیغ

فضائل چھ نمبر
☆ کلمہ ☆ نماز ☆ علم وذکر
☆ اکرام مسلم ☆ تصحیح نیت ☆ دعوت وتبلیغ
عمر پبلی کیشنز

U/0020/07-02-S/R

نام کتاب : فضائل چھ نمبر
مرتب : حافظ محمد سلیمان
باہتمام : حافظ محمد احمد چوہدری
ناشر : عمر پبلی کیشنز A-1 یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ
38 - اردو بازار لاہور۔ فون: 7356963
ای میل : umarpublications@hotmail.com
اشاعت : جولائی 2002ء
قیمت :

ملنے کے پتے

☆ ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی لاہور ☆ مکتبہ المعارف بنوری ٹاؤن۔ کراچی
☆ مکتبہ حبیبیہ سرائے نورنگ، لکی مروت ☆ عباسی جنرل سٹور۔ رائیونڈ
☆ مکتبہ مکیہ 22- علامہ اقبال روڈ، لاہور ☆ کتب خانہ رشیدیہ۔ اسلام آباد
☆ نعمان کیپ ہاؤس لاہور مرکز مسجد ابراہیم۔ و مسجد بلال پارک لاہور
☆ مکتبہ شاہ ولی اللہ۔ اکوڑا خٹک ☆ حافظ جنرل سٹور۔ رائیونڈ مرکز
☆ اسلامی کتب خانہ کچہری روڈ ایبٹ آباد ☆ دار القرآن اکیڈمی پشاور

﴿ فضائل چھ نمبر ﴾

اگر دعوت کی زمین میں ایمان کی جڑ ہو، تعلیم کا پانی ہو، ذکر کی فضا ہو، گناہوں سے بچنے کی باڑ ہو، مال، جان، اوقات اور جذبات کی قربانی کی کھاد ہو، تلملانے، بلبلانے اور گڑگڑانے والی ہوا ہو، تو اس کے اوپر معاملات و معاشرت کا درخت چڑھے گا، اس پر اخلاق کا پھل لگے گا۔ ان پھلوں کے اندر اخلاص کا رس ہوگا، اور اس سے پوری انسانیت مستفید ہوگی۔

چھ نمبروں کو ہمارے بزرگ نے مختصراً اس انداز سے بیان کیا ہے کہ:

کلمہ، نماز کو لے کر دین کا علم حاصل کرتے ہوئے اللہ کے دھیان کے ساتھ دوسروں کے حقوق ادا کرتے ہوئے، اللہ کو راضی کرنے کے جذبہ کے ساتھ ساتھ بستی بستی، قریہ قریہ، شہر شہر، اقلیم بہ اقلیم پھرنا ہمارا کام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت کی مکمل کامیابی پورے دین پر چلنے میں رکھی ہے۔ پورا دین ہماری زندگیوں میں اور سارے انسانوں کی زندگیوں میں آجائے اس کیلئے اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی ترتیب محنت کو سبب بنایا ہے۔ ختم نبوت کی وجہ سے یہ محنت اس امت کے ذمہ لگائی گئی ہے یہ محنت ہماری ضرورت بھی ہے اور ہماری ذمہ داری بھی ہے۔ یہ محنت سب سے پہلے

چھ صفات پر کرنی پڑے گی یہ صفات پورا دین نہیں ہے بلکہ اگر ان چھ صفات کی محنت کی جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ پورے کے پورے دین پر چلنا آسان ہو جائے گا۔

حضور اکرم ﷺ کی ترتیب محنت بھی اسی طرح تھی کہ۔

۱۔ دوسروں کو دعوت دینا

۲۔ اپنے پر مشق اور عمل کرنا۔

۳۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا۔

یہ تینوں کام سب سے پہلے چھ صفات پر کرنے ہوں گے۔ یعنی صفات کی دعوت دینا۔ مشق کرنا اور دعا کرنا۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰه

اس کا ترجمہ ہے: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

یہ کلمہ، کلمہ معرفت بھی ہے اور کلمہ عبدیت کا بھی ہے۔ ساری کی ساری کامیابیاں صرف اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ اللہ کی ذات حقیقی ذات ہے۔ باقی سب کو اللہ نے پیدا کیا ہے۔ اللہ کی صفات حقیقی صفات ہیں۔ باقی ساری صفات کو اللہ نے پیدا کیا ہے۔ اللہ نے ہماری اور ساری دنیا کے انسانوں کی دونوں جہانوں کی کامیابی صرف اپنے حکم کو رسول پاک ﷺ کے طریقوں سے پورا کرنے میں رکھی ہے۔ اس کا یقین دلوں میں اتر جائے اللہ جل شانہٗ کی ذات عالی سے تعلق پیدا ہو جائے اور اس کی قدرت سے براہ راست استفادہ ہو۔ اس کیلئے حضور ﷺ ایک طریقہ لے کر آئے ہیں۔ جب یہ طریقہ اور سلیقہ زندگیوں میں آئے گا تو پھر اللہ تعالیٰ ہر حال میں کامیابی عطا کر کے دکھائیں گے۔ کلمہ میں اپنے یقین اپنے جذبے اور اپنے طریقے کو بدلنے کا مطالبہ ہے۔

اللہ کے پاس چیزوں اور حالات کے لامحدود خزانے ہیں۔ اللہ تعالیٰ

چیزوں کے اور حالات کے پیدا کرنے والے ہیں۔ اپنی قدرت سے جو چاہتے ہیں کرتے ہیں۔ اور کرنے میں مخلوقات میں سے کسی کے محتاج نہیں ہیں۔ اللہ صمد ہیں بے نیاز ہیں اللہ علیم ہے جاننے والے ہے۔ بصیر ہے دیکھنے والا ہے۔ وہ سمیع ہے سب کو سننے والا ہے۔ وہ رزاق ہے تمام مخلوقات کو روزی دینے والا ہے۔ وہ خالق ہے پیدا کرنے والا ہے۔ آگ سے جنات پیدا کئے پانی کے اندر مچھلیاں اور دوسرے آبی جاندار پیدا کئے۔ ہوا کے اندر انسان' پرند چرند اور درندے پیدا کئے۔ مٹی کے اندر حشرات الارض اور نور سے فرشتے پیدا کئے۔ وہ زندگی' موت اور زمین آسمان کو پیدا کرنے والا ہے۔ چاند' سورج' ستارے' سیارے' سمندروں اور پہاڑوں کو پیدا کرنے والا اور بنانے والا ہے۔ عزت و ذلت کا فیصلہ کرنے والا ہے۔ ہر چیز پر قادر ہے اور ہر شئے اس کے قبضہ قدرت میں ہیں۔

اللہ کے پاس غیب کے خزانے ہیں۔ جو کچھ خشکی اور تری میں ہے' وہ سب اس کے علم میں ہے۔ کوئی پتا بھی گرتا ہے تو وہ اس کو جانتا ہے۔ کوئی ذرہ یا دانہ زمین کی تاریکیوں میں کہیں گہرائیوں میں پڑا ہے۔ یا کوئی بھی تر اور خشک چیز ایسی نہیں ہے مگر وہ اس کی روشن کتاب میں لکھی ہوئی ہے۔ یہاں تک کہ ایک کالی چیونٹی کالی رات میں کالے پتھر کے نیچے چل رہی ہو وہ اس کے علم میں ہے۔ اس کو دیکھتا ہے اس کی حرکت کو جانتا ہے' اس کو رزق دیتا ہے۔ اس کے چھوٹے سے دماغ میں جو خیال اور سوچ ہے وہ اس سے بھی باخبر ہے۔

اللہ سبحانہ' وتعالیٰ ایسی پاک ذات ہے جس کو نہ اس جہان میں دنیا کی آنکھیں دیکھ سکتی ہیں نہ کسی کے وہم وگمان کی اس حد تک رسائی ہو سکتی ہے نہ اوصاف بیان کرنے والے اس کے اوصاف بیان کر سکتے ہیں' نہ حوادث زمانہ اس پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ نہ گردش روزگار کا اس کو کوئی اندیشہ ہے۔ وہ تو وہ ذات ہے جو پہاڑوں تک کے اوزان اور سمندروں تک کے پیمانے جانتا ہے اور بارش کے قطروں تک کی تعداد اور درختوں کے پتوں تک کا شمار جانتا ہے۔ رات اپنی تاریکیوں میں جن چیزوں کو چھپا لیتی اور دن جن چیزوں کو روشن کرتا ہے ان کی گنتی جانتا ہے۔ نہ ایک آسمان دوسرے آسمان کو اس سے چھپا سکتا ہے۔۔ نہ ایک زمین دوسری زمین کو اس سے چھپا سکتی ہے۔ اور نہ کوئی سمندر ان چیزوں کو جو اس کی تہہ میں ہیں اس سے چھپا سکتا ہے اور نہ کوئی پہاڑ ان چیزوں کو جو اس کے غاروں میں ہیں اس سے چھپا سکتا ہے۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ ایسی صفات وکمالات والا ہے کہ اگر دنیا کے تمام سمندر سیاہی بن جائیں اور اتنے ہی مزید سمندر بھی سیاہی بن جائیں اور کائنات کے تمام درختوں کی قلمیں بنالی جائیں اور اللہ تعالیٰ کی تعریف لکھنی شروع کی جائے تو سیاہی ختم ہو جائے گی لیکن اللہ رب العزت کی تعریف اور صفات ختم نہیں ہو سکتیں وہ ذات ہمیشہ رہے گی۔ وہ اول ہے وہ آخر ہے' وہ ظاہر ہے وہ باطن ہے' اس کو نہ اونگھ ہے نہ نیند آتی ہے۔ وہ حی وقیوم ہے۔

اللہ تعالیٰ کے سوا جو کچھ بھی ہے وہ اللہ کی مخلوق ہے۔ بننے اور استعمال ہونے میں اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے۔ وہ سب کا خالق مالک اور کرتی دھرتی

ذات اس کی ہے جو چاہے کرے۔ ہمارے دل کا یقین بن جائے کہ اللہ سب کچھ کے بغیر سب کچھ کر سکتے ہیں اور سارے کا سارا سب کچھ مل کر اللہ کے بغیر کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ وہ اپنی قدرت سے جو چاہتے ہیں کرتے ہیں۔ حضرت آدمؑ کو بغیر ماں باپ کے پیدا کر دیا۔ حضرت عیسیٰؑ کو بغیر باپ کے پیدا کیا۔ ان کی والدہ پاک مریمؑ کو بند کمرے میں بے موسم کے پھل عطا کئے ان کو حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کے وقت تازہ کھجوریں اور پانی کا چشمہ عطا کیا۔ حضرت عیسیٰؑ کو ماں کی گود میں گویائی عطا فرمائی بڑے ہو کر ان کے ہاتھ سے مردوں کو زندہ کروایا' کوڑھی کو ٹھیک کر دیا' مادر زاد اندھوں کو آنکھیں دلوادیں۔ حضرت ابراہیمؑ کیلئے آگ کو گلزار بنایا۔ حضرت اسمٰعیلؑ کے ایڑیاں رگڑنے سے زمین سے آب زمزم نکالا۔ حضرت یونسؑ کی مچھلی کے پیٹ میں حفاظت کی۔ زکریاؑ کو بڑھاپے میں بیٹا ہونے کی خوشخبری سنائی حضرت موسیٰؑ کے عصا کو اژدھا بنایا۔ اژدہے سے پھر عصا بنایا اور ان کو بحر قلزم سے راستے دیئے۔ حضرت داؤدؑ کیلئے لوہے کو موم کی طرح نرم کر دیا کہ وہ اس سے اوزار بناتے۔ حضرت سلیمانؑ کے تخت کو ہوا میں اڑایا۔ حضرت صالحؑ کی قوم کیلئے پہاڑ سے اونٹنی کو نکالا اور اس نے باہر آ کر بچہ جنا۔ اصحاب کہف کو ۳۰۹ سال سلایا اور زندہ رکھا۔ عزیرؑ کو ۱۰۰ سال تک سلایا اور ان کے کھانے کو گرم رکھا۔ سید دو عالم حضور اکرم ﷺ کی غار ثور میں حفاظت کی۔ ان کی انگلی کے اشارے پر چاند کے دو ٹکڑے کئے۔ اپنی قدرت سے سات آسمانوں کے اوپر بلا کر اپنے سامنے بٹھا کر معراج کروایا۔ جنگ بدر میں مسلمانوں کی ۳۱۳ کی تعداد کو

اپنے سے تین گنا پر غالب کیا۔ اصل کرنے والی ذات وہی ہے۔ زندہ سے مردہ پیدا کر دے جیسے مرغی سے انڈا اور مردے سے زندہ پیدا کر دے انڈے سے مرغی وہ عجیب ہے بے مثال ہے۔

اصل طاقت اللہ کی طاقت ہے۔ کامیابی مال' ملک اور عہدے میں نہیں ہے۔ زندگی کا بننا اور بگڑنا اللہ کے ہاتھ میں ہے یہ ہمارے دل کا یقین بن جائے کہ اللہ ہی زندگی بناتے ہیں اور اللہ ہی زندگی بگاڑتے ہیں۔ آگ میں حضرت ابراہیمؑ کی زندگی بنا دی۔ نمرود بادشاہ کو تخت پر بٹھا کر اس کی زندگی بگاڑ دی۔ حضرت موسیٰؑ اور ان کی بغیر اسباب کے میدان تیہ میں زندگی بنا دی۔ کھانے کو من و سلویٰ عطا کیا۔ سائے کیلئے بادل قائم کر دیئے پینے کیلئے پتھر سے بارہ چشمے جاری کئے۔ حضرت یوسفؑ کو جیل میں رکھ کر زندگی بنا دی۔ مصر کی حکومت عطا کی۔ اس کے مقابلے میں نافرمانی کرنے والوں کو ناکام کیا۔ فرعون' قارون اور ہامان کو حکومت مال اور عہدہ دے کر زندگی بگاڑ دی۔ قوم نوحؑ کو اکثریت میں ناکام کیا۔ قوم عاد کو باوجود طاقت اور قوت کے ناکام کیا۔ قوم ثمود اپنی لاجواب انجینئرنگ کے ساتھ ناکام ہوئے۔ قوم سباء کی زبردست نظام زراعت ہوتے ہوئے زندگی بگڑی قوم شعیبؑ اپنی تجارت میں زندگی بگاڑ بیٹھے۔ قوم لوطؑ کی اللہ تعالیٰ نے ان کے برے عملوں پر زندگی اجاڑ دی۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرامؓ کی کچے جھونپڑوں میں زندگی بنا دی گویا کہ انسان کی زندگی کا بگڑنا اور بننا باہر کی ظاہری چیزوں میں نہیں ہے بلکہ اس کے اندر کے یقین اور جسم سے نکلنے والے اعمال پر ہے۔

محمد الرسول اللہ ﷺ کا مقصد ہے کہ جس طرح ہم نے حضرت محمد ﷺ کی رسالت کا اقرار کیا ہے، اس طرح ہمیں یقین ہو جائے کہ ہماری پوری کامیابی رسول اللہ ﷺ کے پورے طریقوں پر چلنے میں ہے۔ غیروں کے طریقوں پر چلنے میں سو فیصد ناکامی ہے۔ تمام راستے سوائے نبی کریم ﷺ کے راستے کے تباہی و بربادی کی طرف جاتے ہیں۔ اللہ پاک کا فرمان ہے کہ:

اے محمد ﷺ! کہہ دیجئے اے لوگو! اگر تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت کرنا چاہتے ہو تو میری تابعداری کرو۔ اللہ پاک تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف فرما دے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ میرے سارے امتی جنت میں داخل ہوں گے۔ مگر جس نے انکار کیا۔ پوچھا گیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! انکار سے کیا مراد ہے۔ فرمایا جس نے میری تابعداری کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے انکار کیا۔

ایک دفعہ رسول ﷺ نے فرمایا جس کا مفہوم ہے کہ تم میں سے اس وقت تک کوئی کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہش اس دین کے تابع نہ ہو جائے جسے میں لے کر آیا ہوں۔

کلمہ کے فضائل

کلمہ لا الٰہ الا اللہ تمام اذکار سے افضل ترین ذکر ہے، اس کے بے انتہا فضائل ہیں۔

۱۔ رسول اللہ ﷺ کے قول کا مفہوم ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی گواہی دینا جنت کی کنجیاں ہیں۔

۲۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اخلاص کے ساتھ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ پوچھا گیا کہ کلمہ کے اخلاص کی علامت کیا ہے فرمایا کہ یہ کلمہ اسے حرام کاموں سے روک دے۔

۳۔ نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ آپ کی شفاعت کا سب سے زیادہ نفع اٹھانے والا قیامت کے دن کوئی شخص ہوگا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ سب سے زیادہ سعادت مند اور نفع اٹھانے والا میری شفاعت کے ساتھ وہ شخص ہوگا کہ وہ دل کے خلوص کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ کہے۔

۴۔ ایک مرتبہ حضرت موسیٰؑ نے اللہ جل جلالہٗ کی پاک بارگاہ میں عرض کیا کہ مجھے کوئی ورد تعلیم فرما دیجئے جس سے آپ کو یاد کیا کروں اور آپ کو پکارا کروں ارشاد خداوندی ہوا کہ لا الٰہ الا اللہ کہا کرو۔ انہوں نے عرض کیا میرے رب میں تو کوئی ایسی مخصوص چیز مانگتا ہوں جو مجھی کو عطا ہو، ارشاد ہوا کہ اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں رکھ دی جائیں اور دوسری طرف لا الٰہ الا اللہ کو رکھا جائے تو کلمہ والا پلڑا جھک جائے گا۔

۵۔ رسول مقبول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی بندہ ایسا نہیں کہ لا الٰہ الا اللہ کہے اور اس کیلئے آسمانوں کے دروازے نہ کھل جائیں۔ یہاں تک کہ یہ کلمہ سیدھا عرش تک پہنچتا ہے۔ بشرطیکہ کبیرہ گناہ سے بچتا رہے۔

۶۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے ایمان کی تجدید کرتے رہا کرو۔ یعنی تازہ کرتے رہا کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ایمان کی تجدید کس طرح کریں۔ ارشاد فرمایا لاالٰہ الا اللہ کو کثرت سے پڑھتے رہا کرو۔

۷۔ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے۔ کہ لاالٰہ الا اللّٰہ کا اقرار کثرت سے کرتے رہا کرو قبل اس کے کہ ایسا وقت آئے کہ تم اس کلمہ کو نہ کہہ سکو۔

۸۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ کوئی بندہ ایسا نہیں کہ دل سے حق سمجھ کر اس کو پڑھے اور اسی حال میں مرجائے مگر وہ جہنم پر حرام ہوجائے وہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ ہے۔

۹۔ نبی اکرم ﷺ کا پاک ارشاد ہے کہ جو بھی بندہ کسی وقت بھی دن میں یا رات میں لاالٰہ الا اللہ کہتا ہے تو اعمال نامہ میں سے برائیاں مٹ جاتی ہیں اور ان کی جگہ نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

۱۰۔ جناب رسول مقبول ﷺ کا ارشاد ہے کہ لا الٰہ الا اللہ والوں پر نہ قبروں میں وحشت ہے نہ میدان حشر میں اس وقت گویا وہ منظر میرے سامنے ہے کہ جب وہ اپنے سروں سے مٹی جھاڑتے ہوئے قبروں سے اٹھیں گے اور کہیں گے کہ تمام تعریف اس اللہ کیلئے ہے جس نے ہم سے رنج و غم دور کر

دیا۔ دوسری حدیث میں ہے کہ لا الٰہ الا اللہ والوں پر نہ موت کے وقت وحشت ہوگی نہ قبر کے وقت۔

۱۱۔ تاجدار مدینہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بھی اس حال میں مرے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کی پکے دل سے شہادت دیتا ہو۔ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔ دوسری حدیث میں ہے کہ ضرور اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیں گے۔

۱۲۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ عمل کیلئے اللہ کے یہاں پہنچنے کیلئے درمیان میں حجاب ہوتا ہے۔ مگر لا الٰہ الا اللہ اور باپ کی دعا بیٹے کیلئے ان دونوں کیلئے کوئی حجاب نہیں۔

۱۳۔ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ نہیں آئے گا کوئی شخص قیامت کے دن کہ لا الٰہ الا اللہ کو اس طرح سے کہتا ہو کہ اللہ کی رضا کے سوا کچھ مقصود نہ ہو مگر جہنم اس پر حرام ہوگی۔

۱۴۔ سیدالبشر رحمت دو عالم ﷺ کا ارشاد ہے کہ لاالٰہ الا اللّٰہ سے نہ کوئی عمل بڑھ سکتا ہے اور نہ یہ کلمہ کسی گناہ کو چھوڑ سکتا ہے۔

۱۵۔ رحمۃ اللعالمین، شفیع المذنبین ﷺ کا پاک ارشاد ہے کہ جو شخص سو مرتبہ لاالٰہ الا اللہ پڑھے گا حق تعالیٰ شانہٗ قیامت کے دن اس کو ایسا روشن چہرہ والا اٹھائیں گے جیسے چودھویں رات کو چاند ہوتا ہے اور جس دن یہ تسبیح پڑھے اس دن اس سے افضل عمل والا وہی شخص ہوسکتا ہے جو اس سے زیادہ پڑھے۔

کلمہ کا یقین کیسے آئے گا۔ اس کلمہ کے یقین کو حاصل کرنے کے لئے۔

۱۔ بار بار اس کلمہ کے یقین کو بولنا۔

۲۔ بار بار اس کو سننا اسی کو سوچنا۔

۳۔ اسی نگاہ سے دیکھنا اور اللہ ہی سے مانگنا۔

۴۔ اپنی دعا کی قوت کو بڑھانا۔

۵۔ اپنی ذات سے ان کو کرنا' دوسروں کو کلمہ کے یقین کے فضائل سنا سنا کر اس کی محنت کیلئے تیار کرنا۔ یعنی ایک طرف تو اللہ کی بڑائی' ربوبیت اور قدرت بیان کرنا' دوسرا جس چیز کی مجمع میں یا انفرادی دعوت دی ہے۔ رو رو کر اللہ سے دعا بھی مانگنا ہے۔

نماز کا مقصد ہے کہ چوبیس گھنٹہ کی زندگی صفت صلوٰۃ پر آجائے جیسے کلمہ کا مقصد ہے کہ باہر کی زندگی ٹھیک ہو جائے نماز اللہ تعالیٰ کی قدرت سے براہ راست فائدہ حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ سر سے پیر تک اللہ کی رضا والے مخصوص طریقے پر پابندیوں کیساتھ اپنے آپ کو استعمال کرنا۔ آنکھوں کا کانوں کا' ہاتھوں کا' پیروں کا اور زبان کا استعمال صحیح ہو جائے' دھیان صحیح ہو۔ اللہ کا ڈر' خوف اور عاجزی والی نماز ہو فضائل کے استحضار کے ساتھ اللہ کو راضی کرنے کے جذبے سے اور نفس کے مجاہدے کے ساتھ نماز ادا کی جائے۔ یہ یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے ہر ضرورت پوری کریں گے۔ قیام' رکوع' سجدے اور قعدہ میں دھیان جمایا جائے کہ اللہ مجھے دیکھ رہے ہیں۔ نماز فرشتوں کی عبادات کا مجموعہ ہے۔ فرشتے کوئی قیام میں ہیں' کوئی رکوع میں' کوئی سجدہ میں اور کوئی قعدہ کی حالت میں ہیں۔

نماز کو نبی کریم ﷺ کے طریقہ کے ساتھ ادا کیا جائے۔ آپؐ نے فرمایا کہ نماز اس طرح ادا کرو جس طرح تم مجھے ادا کرتے ہوئے دیکھتے ہو۔ نماز میں خشوع و خضوع پیدا کیا جائے۔ نماز کے اوقات' شرائط' ارکان اور آداب کی پوری حفاظت کی جائے' نماز مسائل سیکھ کر پڑھی جائے اور فضائل کو

ذہن میں رکھا جائے۔ ہر نماز کو پہلی نماز سے بہتر اور زندگی کی آخری نماز سمجھ کر پڑھا جائے۔

فضائل نماز

اللہ جل شانہٗ نے فرمایا ہے کہ "بے شک کامیاب ہو گئے ہیں وہ مومن جو اپنی نمازوں میں خشوع کرنے والے ہیں۔ احادیث مبارک میں نماز کے بے شمار فضائل بیان ہوئے ہیں۔

۱۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا حساب ہوگا وہ نماز ہے۔ بس اگر نماز پوری نکل آئی تو باقی اعمال بھی پورے نکلیں گے' اور اگر یہ بے کار نکلی تو باقی اعمال بھی خراب ہوں گے۔

۲۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت پر سب چیزوں سے پہلے نماز فرض کی ہے اور قیامت میں سب سے پہلے نماز ہی کا حساب ہوگا۔ نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔

نماز جنت کی کنجی ہے
نماز دین کا ستون ہے
نماز مومن کا نور ہے
نماز دل کا نور ہے
نماز افضل جہاد ہے
نماز ہر متقی کی قربانی ہے

''اے میرے بندے! میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ میرے حق کا واسطہ تو بھی مجھ سے محبت کر''۔

ماں دودھ کا واسطہ دیتی ہے، اللہ اپنے حق کا واسطہ دیتا ہے اور کہتا ہے:

''میرا وہ حق جو تجھ پر بنتا ہے اس کی قسم دے کر تجھ سے کہتا ہوں یہ میرے لئے ہے''۔

اس میں تمام کاروبار کرو،
حکومت کرو،
چاکری کرو،
سیاست کرو،
مزدوری کرو،
مگر تیرا دل میرے لئے ہے،
اس میں میرا غیر نہ آئے۔

اپنے دل کو صاف رکھ۔ تو اپنے لئے صاف کپڑا پسند کرتا ہے لیکن اپنے دل کو تمام گندگیوں سے بھر لیتا ہے، کچھ تو میرا خیال کر، میں نے اسے اپنے لئے چنا ہے، اپنے لئے کوئی بھی چیز میلی ہو جائے تو دھولو، اور وہ اتنی صفات کا مالک ہر چیز کا مالک اس کے لئے اپنے دل کو گندہ کر دیا۔

جس دل میں اللہ اترتا ہے۔
جو دل اللہ کی محبت کا عرش ہے۔
جو دل اللہ کی محبت کا مسکن ہے۔

اسی دل میں سارے گناہوں کی غلاظت بھردی،

آنکھوں سے غلط دیکھا،

کانوں سے غلط سنا،

منہ سے غلط پیا، غلط کھایا،

شہوت کو غلط استعمال کیا۔

اپنے دل کی ساری تختی خالی کردی۔ یہ دل اللہ کا مسکن نہیں بن سکتا۔ یہ دین اللہ کا ہے۔ اتنے بڑے بادشاہ کا ہے لیکن اسلام کی عظمت ہی دلوں سے نکل گئی۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جب میری امت دنیا کو بڑی چیز سمجھے گی تو اسلام کی ہیبت سے محروم ہوجائے گی''۔

جب یہ کہتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں تو لرز جاتا ہوں کہ تمام سمندر، تمام خلا، اگر اس سارے نظام میں ایک ارب سال تک جہاز روشنی کی رفتار سے چلتا رہے تو یہ نظام 17 کہکشاؤں کا مجموعہ ہے ایسی 15 ارب کہکشائیں ہیں، ہمارے نظام شمسی ساڑھے سات ارب میل میں پھیلا ہوا ہے۔ یہ صرف 3 فیصد ہے۔ باقی 97 فیصد اور تمام فرشتے اگر ترازو کے ایک پلڑے میں رکھے جائیں اور لا الہ الا اللہ ایک پلڑے میں رکھا جائے تو وہ پلڑا بھاری ہوجائے گا جس میں دین کا پہلا بول لا الہ الا اللہ ہے۔ جس دین کا پہلا بول لا الہ الا اللہ اتنا وزنی ہو وہ پورا دین کتنا طاقت ور اور کتنا

وزنی ہوگا۔

ہم ایٹم کی طاقت سے ڈر گئے، لا الہ الا اللہ کی طاقت کو سمجھتے تو سارے ایٹم مچھر کا پر نظر آتے۔ ایٹم سے ڈرنا ایسا ہے جیسے کفار مکہ لات ومنات سے ڈرتے تھے۔ بت بنا کر کہتے تھے ان سے ہمارے کام بنتے ہیں۔ آج ایٹم سے ڈرنا ایسا ہے جیسے بتوں سے ڈرنا۔

ایٹم پر اللہ کا قبضہ ہے۔

ان کے دماغوں پر اللہ کا قبضہ ہے۔

ان کی تدبیروں پر اللہ کا قبضہ ہے۔

ان کے دلوں پر اللہ کا قبضہ ہے۔

اللہ اکبر۔ یہی بات دنیا کو سمجھانے کیلئے صحابہ کرامؓ نے جان مال وقت کی قربانی دی۔

دعوت وتبلیغ کا مقصد:

جب ربیع بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رستم نے پوچھا:

کیوں آئے ہو ہمارے ملک میں؟

کیا تمہیں بھوک نے نکالا ہے یا تمہیں ملک نے نکالا ہے یا تمہیں مال نے نکالا ہے؟

کس چیز کیلئے ہمارے پاس آئے ہو؟

پیسہ چاہتے ہو تو ہم دیتے ہیں، ملک چاہتے ہو تو جتنا فتح کر چکے ہو یہی لے لو، واپس چلے جاؤ، تمہارے امیر کو دوگنا دے دیں گے، تمہیں بھی

اتار دیں گے، کپڑے بھی دے دیں گے اور تم واپس چلے جاؤ اور اسی پر اکتفا کرلو۔

حضرت رابع ابن عامرؓ نے فرمایا:

سنو بھائی رستم! نہ ملک نے ہمیں نکالا نہ مال نے اِنَّ اللّٰہَ ابۡتَعَثَنَا بعث کا لفظ اللہ نبیوں کیلئے استعمال کرتا ہے۔ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا بعث کا لفظ نبیوں کیلئے آیا ہے اور یہاں رابع بن عامرؓ اپنے لئے استعمال کررہے ہیں۔ اس امت کیلئے بعث کا لفظ صحابی استعمال کررہا ہے۔ ان اللہ ابتعثنا ہمیں ہمارے رب نے مبعوث کیا ہے۔ بھیجا ہے کیوں؟

اَنۡ تُخۡرِجَ الۡعِبَادَ مِنۡ عِبَادَةِ الۡعِبَاد

''کہ لوگوں کی بندگی سے نکال کرلوگوں کے رب کی بندگی پر ڈالودیں''۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میری تدبیر ساری تدبیروں پر حاوی ہے۔ میں تمہاری تدبیریں جانتا ہوں۔ تم میری تدبیریں نہیں جانتے۔ اللہ تعالیٰ طاقت ور سے بے طاقت کردے، اگر ہم لا الہ الا اللہ کی طاقت کو سمجھتے تو یہ سب ہمیں کھلونے نظر آتے۔ خالد بن ولیدؓ کو جب پتہ چلا کہ 6000 عرب عیسائی اور 240000 کفار جنگ یرموک میں ان کے سامنے ہیں اور مسلمان 36000 تھے اور رومیوں کے سردار باہان نے کہا تم عرب ہو تم عرب ہو تم جاؤ ان کا مقابلہ کرو۔ حضرت خالد بن ولید کو جب پتہ چلا کہ یہ عربیت کی بنیاد پر یہ کہہ رہے ہیں تو حضرت ابو ہریرہؓ نے پو

چھا، 60000 کے مقابلے میں 30 ہیں؟ پوچھا کہ حقیقت کہہ رہے ہو یا مذاق کررہے ہو؟ تو حضرت خالد بن ولیدؓ بولے کفر کے زمانے میں بڑا دلیر تھا۔ اسلام لا کے بزدل بن گیا، کہنے لگا میں بزدلی کی نہیں انصاف کی بات کرتا ہوں۔ فرمانے لگے نہیں اگر تم نے جانا ہے تو 60 آدمی لے کر جاؤ کس کس کے مقابلے میں؟ 60000 کے مقابلے میں۔۔۔

یہ ابو سفیان کا مشورہ تھا؟ ابو ہریرہؓ امیر تھے انہوں نے فرمایا ابو سفیان ٹھیک کہتے ہیں، تو ابو ہریرہؓ نے کہا کہ 60 آدمی لے لو! تو کہنے لگے کہ میں ایسے آدمیوں کا انتخاب کروں گا کہ اگر وہ اللہ کے ہاں ہاتھ اٹھائیں گے تو اللہ ان کے ہاتھ خالی نہیں لوٹائے گا۔ انہیں بتاؤں گا کہ ہم عربی ہونے کی وجہ سے فتح نہیں پارہے، اللہ کے ساتھ ہونے کی وجہ سے فتح پارہے ہیں۔

جنگ بدر میں آیتیں اتری ہیں تم نے کہا تھا کہ کہاں ہے مدد تو آ گئی مدد۔ اب بھی باز آجاؤ تو اچھی بات ہے اور اگر تم نے دوبارہ حملہ کیا تو اللہ کہتا ہے کہ میں حملہ کروں گا پھر تمہاری کوئی طاقت تمہیں نفع نہیں دے سکتی۔ میں ایمان والوں کے ساتھ ہوں۔

حضرت خالد بن ولیدؓ نے آواز لگائی عباس زبیر عبیداللہ امر عبدالرحمان زراد بن ازور کہاں ہیں؟ غرض 60 آدمیوں کو ساتھ لیا اور 6000 پر جا کر ٹوٹ پڑے، تو جبلہ کہنے لگا کیا کررہے ہو؟ کہنے لگا ہوش میں ہو؟ کہنے لگے ہوش میں ہوں۔ ایک حملہ ہوا، دوسرا حملہ ہوا، تیسرے حملے پر

دراڑ پڑی۔صف میں تو دس ٹولیاں بنا دیں، فرماتے ہیں کہ کوئی ماں ان جیسا نہیں جنے گی۔ کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ 20 مرتبہ کفار نے قتل کرنے کیلئے اس ٹولی پر حملہ کیا، حضرت عباس آگے بڑھتے تھے اور اعلان کرتے تھے ''عباس کا بیٹا فضل کہتا تھا کہ: اے کتوں کی جماعت! میرے نبی ﷺ کے ساتھیوں سے دور ہو جاؤ۔ تو ساتھوں نے بیس حملوں کو توڑ دیا۔ وہ اکیلے نہیں توڑا، اللہ فرماتے ہیں:

تم نہیں تیر مار رہے، کہا میں مار رہا ہوں، تم نہیں قتل کر رہے، میں قتل کر رہا ہوں، تم نے نہیں مارا، میں نے مارا ہے۔

میرے بھائیو! اللہ جب ساتھ ہوتا ہے تو ساری کائنات سمٹتی چلی آتی ہے۔ جس دین کا لا الہ الا اللہ اتنا طاقت ور ہو وہ پورا دین کتنا زبردست ہوگا۔

ارے بھائیو! تن تنہا اللہ ہی ہے جو سب کچھ کرتا ہے، حضور اکرم ﷺ فتح مکہ کے دن مکے میں داخل ہو رہے ہیں دس ہزار کا لشکر ساتھ ہے، دس ہزار کا لشکر ہے، ابوسفیان اوپر کھڑا دیکھ رہا ہے۔ لشکروں پر لشکر گزر رہے ہیں، خالد بن ولیدؓ گزرتے ہیں، مسلمانوں کا لشکر لے کر تکبیر پڑھتے ہوئی نکلتے ہیں، زبیر ابن عوامؓ آتے ہیں اور لشکر کو لے کر نکلتے ہیں، ابوذر غفاری آتے ہیں اور لشکر کو لے کر نکلتے ہیں اور بریدہ بن حصیب آتے ہیں اور لشکر کو لے کر نکلتے ہیں، اور کعب بن جصاصی آتے ہیں اور لشکر کو لے کر نکلتے ہیں، اور بنو اشجع آتے ہیں اور لشکر کو لے کر نکلتے ہیں، اور

بنو بکر آتے ہیں اور لشکر کو لے کر نکلتے ہیں اور مزینہ قبیلہ آتا ہے نعمان ابن مکرمؓ کی سرکردگی میں اور لشکر کو لیکر نکل رہا ہے، لشکروں پر لشکر چل رہے ہیں اور ابوسفیان حیران ہو کر دیکھ رہے ہیں۔

اتنے میں آواز آتی ہے اور ساری گرد و غبار اٹھتی ہے اور وہ کہنے لگے ماھذا یہ کیا ہے؟

حضرت عباسؓ فرماتے ہیں۔

هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ

یہ اللہ کا رسول ہے جو مہاجرین اور انصار میں آ رہا ہے۔

جب وہ اٹھا ہوا لشکر سامنے آتا ہے تو ایک آدمی کی آواز ہے۔ ولہٗ زَغْلٌ اس میں کڑک دار آواز ہے۔ ابوسفیان کہتا ہے یہ کس کی کڑک دار آواز ہے حضرت عباسؓ کہتے ہیں:

یہ خطاب کا بیٹا عمرؓ ہے جس کی تم کڑک دار آواز سن رہے ہو

انہوں نے کہا:

وَاه وَاه وَاللّٰهِ القدا مر امر بنيص كَعْب ابْنِ عَدِيّ بِعْدَ وَالِه ذَالَّتْ قَلَّتْ

ارے اللہ کی قسم یہ بنو عدی ذلت اور قلت کے بعد آج بڑی عزت والے ہو گئے۔

تو عباس کہنے لگے ابوسفیان! عزت و ذلت یہاں قبیلوں پر نہیں عزت و ذلت یہاں اسلام پر ہے اور اسلام نے عمرؓ کو اونچا کیا ہے، عمرؓ

اونچا نہیں تھا، اسلام نے عمرؓ کو اونچا کیا ہے اور پھر اس پر کہنے لگا ارے
عباسؓ:

كَبُرَ مُلْكُ ابْنِ عَمِّكَ

تیرے بھتیجے کا ملک تو بہت بڑا ہو گیا۔

حضرت عباسؓ نے کہا نہیں نہیں یہ ملک نہیں ہے اِنَّمَا هٰذَ النُّبُوَّةُ یہ
شان نبوت ہے۔ بادشاہ ایسے نہیں ہوا کرتے دس ہزار کا لشکر ہے اور آپ
کا ماتھا اونٹنی کے پالان کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ سر اونچا نہیں جھکا ہو پالان پر
لگا ہوا اور زبان پر الفاظ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ کا ورد اور اللہ اکیلا تن تنہا۔
کسی دس ہزار پر نظر نہیں ہے، اللہ کی ذات عالی پر نظر ہے۔ کیونکہ یہ سب
کچھ اللہ کی مدد سے ہی ممکن ہوا۔

جسمانی نظام میں اللہ کی بڑائی

میرے بھائیو اور دوستو! ہم میں سے کوئی اپنی مرضی سے اس دنیا
میں نہیں آیا، پتہ نہیں، کوئی کہاں سے آیا کیسے آیا اور اپنی مرضی سے کوئی مرتا
نہیں۔ اللہ نے جو چاہا بنا دیا۔ مرد یا عورت۔

شکل صورت میں ہمیں اختلاف نہیں۔

فہم و فراست میں اختیار نہیں۔

بنانے والے نے اپنی پسند کا بنایا۔

وہ اللہ ہی ہے جو تمہیں ماں کے رحم میں بناتا ہے، جیسے چاہتا ہے۔
کیا تمہیں گندے پانی سے نہیں بنایا۔ اللہ سوال پوچھتا ہے پھر ایک ٹھکانا ہے

ماں کے پیٹ میں ایک اندازہ جو مجھے پتا ہے میرے سے بہتر اندازہ کون
لگا سکتا ہے۔ یہ اللہ نے اپنی کتاب میں کہا۔

اب اگلا نظام چلایا۔

اے آدم کی اولاد ماں کے پیٹ میں روزی کون دیتا تھا؟

جب کوئی راستہ نہیں تھا پہنچانے کے سارے راستے بند ہیں۔

ماں اس بچے کو زندہ رکھنا چاہے، اپنی طاقت سے نہیں رکھ سکتی۔

غذا پہنچانا چاہے نہیں پہنچا سکتی۔ غیبی نظام چل رہا ہے۔

وہاں روزی کون دیتا تھا؟

جب کہ تو چھوٹا سا بچہ تھا ماں کے پیٹ میں پھر میری تدبیر چلی۔
مسلسل چلی درجہ بدرجہ پروان چڑھایا۔

جب ماں کے پیٹ میں رہنے کا زمانہ ختم ہوا۔

پھر میں نے اس فرشتے کو بھیجا جس کے ذمے یہ کام ہے کہ بچے کو
دنیا میں لایا جائے۔

تو اس نے اپنے پر بچھائے اور تجھے باہر نکالا۔

فرشتے نے پر کے اوپر تجھے سنبھالا۔

نظر کسی کو نہیں آتا۔ کس عالم میں آئے۔ کوئی دانت نہیں ہے۔ جس
سے کاٹ سکوں کوئی ہاتھ میں جان نہیں ہے۔ جس سے پکڑ سکوں۔ پاؤں
میں طاقت نہیں ہے۔ کہیں چل سکوں۔ آنکھ ہے دیکھنے کی صلاحیت پوری
نہیں۔ زبان ہے بول نہیں سکتی۔ کان ہے کچھ سن نہیں سکتے آوازوں کو ہاتھ

پکڑ نہیں سکتا۔ پاؤں چل نہیں سکتا، دانت کاٹتے نہیں، ایسی بے بسی جب انسان پر ہوتی ہے کہ نہ پیشاب کی تمیز نہ پاخانے کی تو کیا کرتا ہوں۔ ماں کی چھاتی سے دو چشمے نکالتا ہوں۔ گرمی میں ٹھنڈے ہو جاتے ہیں سردی میں گرم ہو جاتے ہیں۔ گرمی میں ٹھنڈا دودھ نکلتا ہے۔ سردی میں گرم دودھ نکلتا ہے۔ بتا اے انسان! میرے علاوہ اور بھی کوئی ایسا کر سکتا ہے؟

میرے بھائیو! اللہ کا تو ایسا نظام چلا۔ کہاں سے اٹھایا۔ مٹی، نطفہ، خون، پھر لوتھڑا، پھر اس میں ہڈیاں پروئیں، پھر اس پر گوشت کو ترتیب سے لگایا آنکھ، کان، ناک، ہاتھ، پاؤں پورے انگلیاں پھر ان پر ناخن ہر چیز بنائی۔

پھر اس کو ایک نئی شکل دے کر روح پیدا کر کے کامل کر دیا۔ یہ تو اللہ کا نظام چلا میرے بارے میں، دنیا میں آئے تو پھر نظام چلا کہ میں نہیں جانتا کہ مجھے دودھ کہاں سے آ رہا ہے، پرورش نہیں ہو سکتی۔ اپنا بچہ روئے تو دل میں درد ہوتا ہے۔ پرایا بچہ روئے تو سر میں درد ہوتا ہے۔ مگر یہاں تو ایک ہی پرورش کا نظام ہے جو اللہ ماں باپ کے دل میں ڈالتا ہے۔ پھر یہ بھی نکل گیا آگے کیا ہوا؟

جب تجھ میں جوانی کی ترنگ آئی۔

جوانی کی لہر دوڑی۔

قد آور ہو گیا۔

تیرے بازو اور چھاتی مضبوط ہو گئے اور تو دن، رات میری

نافرمانی کر کے مجھے للکارنے لگا اللہ کی نافرمانی، اللہ کو للکارتا ہے۔ لیکن بے وہ رحیم و کریم اور رؤف مہلت دے دیتا ہے۔ اللہ فرماتے ہیں:

”تمہارے گناہوں پر تمہیں پکڑ لوں تو ایک بھی زمین پر چلنے والا نہ رہے“۔

میرے بھائیو! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ہم میں سے کوئی اپنی مرضی سے نہیں آیا، پھر جانا بھی آگے مرضی سے کوئی نہیں۔ عجیب بات ہے آئے تھے اور پتہ نہیں تھا آنکھ کھلی ہوش میں آئے اس جہان میں جی لگ گیا۔ مرنے کو جی نہیں چاہتا۔ پیغام آیا کہ مرنا ہے، جانا ہے۔ دائیں بائیں سے جنازے اٹھتے ہیں۔ موت کا تیر بھی، نجومی بھی، طبیب بھی کہ کوئی طریقہ بتاؤ میری عمر بڑھ جائے کہاں جی عمر تو نہیں بڑھا سکتے۔

دو بادشاہوں کا پڑھا جس میں ایک چنگیز خان نے طبیب اکٹھے کئے تھے کہ کوئی طریقہ بتاؤ میری عمر بڑھ جائے۔ انہوں نے کہا جی عمر نہیں بڑھا سکتے۔ جو ہے وہ صحت سے گزر جائے۔ ترتیب بتا سکتے ہیں بڑھا نہیں سکتے۔ تو اب اس کے درمیان کی بات ہے کہ ہم اپنے مقصد کو خود کیوں طے کر رہے ہیں۔ اسی سے پوچھیں جس نے پیدا کیا ہے۔

اے اللہ! دنیا میں کس لیے آئے ہیں۔ چنانچہ ہماری عقل بھی ناقص، ذہن بھی ناقص، سننا بھی ناقص، دیکھنا بھی ناقص، بولنا بھی ناقص، جس کے سامنے ادھوری تصویر ہو وہ تو کبھی اس سے صحیح نتیجہ اخذ نہیں کر سکتا۔ جس کا علم کامل، جس کی سوچ اور سننا کامل، قوت، قدرت، طاقت

کامل اس کا فیصلہ صحیح ہوگا تو اللہ تعالیٰ اپنے علم کے اعتبار سے اولین آخرین
ہے اے بندے تیرے رب سے ایک ذرہ بھی پوشیدہ نہیں۔

اللہ فرماتے ہیں:

''بولو زور سے یا آہستہ اندر کے بھید جانتا ہوں''۔

جو بول چکے اس کی بات نہیں جو بولنے والے ہو اس کا بھی اللہ کو پتہ
ہے، جو آئندہ بولیں گے اس کا بھی اللہ کو پتہ ہے، جو آپ سوچ رہے ہیں،
اس کا بھی اللہ کو پتہ ہے۔ جو میں سوچ رہا ہوں اس کا بھی اللہ کو پتہ
ہے۔ بڑے علم والے کا جو ہمارے حق میں فیصلہ ہے صحیح ہے تو اللہ نے ہمیں
کیوں پیدا کیا ہے؟

ماں باپ نے غلط تربیت کر دی ہے۔ بڑا ظلم ہوا ہے آج کل کی
انسانیت پر، میں چھوٹا تھا میرے والد صاحب نے فرمایا: بیٹا! تو ڈاکٹر بنے
گا بڑی عزت پائے گا پندرہ سال یہ سبق سنا اور ہر والد اپنے بچے کو جو اپنے
ذہن میں اس کے دنیاوی مقصد کے لیے بہتر سمجھتا ہے وہ ہی بطور مقصد اس
کے اندر فیڈ کرتا رہتا ہے۔ جب وہ شعور میں آتا ہے تو یہ بھول جاتا ہے کہ
میرا مقصد اللہ ہے اور جنت میرا ٹھکانا ہے اور دوزخ سے مجھے بچنا ہے اور
اللہ کو مجھے راضی کرنا ہے اور وہ پوری طرح اس دنیا کے حاصل کرنے کے
لئے اور دنیا کے جاہ وجلال کے لئے تیار ہو چکا ہوتا ہے۔ پٹری سے اترتا
ہی نہیں بھٹک چکا ہوتا ہے اور یہ اللہ کا فیصلہ ہے، جو دنیا کو مقصد بنائے گا
ایک ضرورت کی تو اللہ نے اجازت بھی دی اور فضائل بھی بتائے اور بنالیا

مقصد تو اس پر ڈانٹ بھی پلائی اور عذاب بھی سنایا جو دنیا کو مقصد بنالے۔

سب کا محافظ اللہ

وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ یہ آیت بڑی زبردست ہے اس میں
اشارہ ہے کہ اگر یہ امت قرآن کی تبلیغ کا کام شروع کر دے اسلام کو دنیا
میں پھیلانا شروع کر دے تو اللہ کی حفاظت کا نظام ان کی طرف متوجہ ہو
جائے گا۔

وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ

میں تمہاری حفاظت کروں گا۔

حفاظت کروں گا۔ حفاظت کا وعدہ اس کام کے ساتھ اللہ نے جوڑا
ہے۔ اس آیات میں ارشاد ہو رہا ہے کہ تم تبلیغ کرو، حفاظت میں کروں گا۔
ابھی اللہ کی حفاظت کا نظام حرکت میں نہیں جب وہ حرکت میں آتا ہے تو
اللہ تعالیٰ کیا کیا نمونے دکھاتا ہے۔

آگ کے ڈھیر پر حفاظت کر کے دکھائی۔
مچھلی کے پیٹ میں حفاظت کر کے دکھائی۔
چھری کے نیچے حفاظت کر کے دکھائی۔
سمندر میں ڈال کر حفاظت کر کے دکھائی۔

فرعون کی گود میں بٹھا کر اس کے منہ سے کہلوا کر (اِنَّهٗ قَاتِلِیْ) یہی
ہے میرا قاتل پھر بھی حفاظت کر کے دکھائی۔

یہ اللہ کی حفاظت کا نظام ہے، ابھی وہ نظام متوجہ نہیں ہے۔ جب

اللہ کی حفاظت کا نظام متوجہ ہوگا تو اللہ تعالیٰ خود کہتا ہے۔

قَدْ مَکَرُوْا مَکْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَکْرُهُمْ وَاِنْ کَانَ مَکْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ.

ان کی تدبیروں سے نہ ڈرو اگر چہ ان کی تدبیر پہاڑوں کو توڑ دے میں ان کی تدبیروں کی کاٹ میں ہوں۔

مَکَرُوْا وَمَکَرْنَا مَکْرًا وَّ لَا یَشْعُرُوْنَ

ان کے منصوبے میں دیکھ رہا ہوں میرے منصوبے یہ نہیں دیکھ رہے۔

فَانْظُرْ کَیْفَ کَانَ عَاقِبَةُ مَکْرِهِمْ

دیکھ ان کی تدبیر کا انجام کیا ہوا۔

وَلَا یَحِیْقُ الْمَکْرُ السَّیِّءُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ

ان کی ساری تدبیریں انکے گلے میں ڈال دوں گا۔

کب جب اللہ کی حفاظت کا نظام متوجہ ہوگا اور اللہ کی حفاظت کا نظام اس دعوت کے ساتھ جڑا ہو ہے کہ بَلِّغُوْا تم تبلیغ کا کام کرو حفاظت اللہ کرے گا اور حدیث پاک میں ہے کہ:

ایک آدمی اللہ کے راستے میں نکلتا ہے۔

جعل الذنوبه جسراع لی.

اس کے گناہ اس کے سر کے اوپر ایسے کھڑے ہو جاتے ہیں
اور جب گھر سے قدم نکالتا ہے تو

لَا یَبْقٰی عَلَیْهِ مِثْلُ جَنَاحِ بَعُوْضَه.

سارے گناہ جھڑ کر اس کے جسم پر مچھر کے پر کے برابر بھی گناہ نہیں رہتا۔

ایسے صاف ہو کر نکلتا ہے گناہوں سے وتکفل اللہ لہٗ باربع اور اللہ چار چیزوں میں اس کی ضمانت لے لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے:

میں ہوں ضامن چار چیزوں میں سب سے پہلے:

یَخْلُفُهٗ فِیْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ

میں تیرے گھر کا تیرے اہل مال کا تیرے عیال کا۔

تیرے دنیا کا میں خلیفہ ہوں میں ضامن ہو یہ سب پہلا وعدہ ہے۔

اللہ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ یَخْلُفُهٗ فِیْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ

دیکھ قرآن اور حدیث کیسے جڑتا چلا آرہا ہے اب ایک قصہ بھی سناتا ہوں۔

حیاۃ الصحابہ میں ایک عورت اللہ کے راستے میں گئی اس کی دو بکریاں تھیں دو برش تھے جب واپس آئی تو ایک بکری گم تھی ایک برش گم تھا دھاگہ سیدھا کرنے والا کہنے لگی۔

یَارَبِّ ضَمِنْتَ لِمَنْ خَرَجَ فِیْ سَبِیْلِکَ

اللہ تو ضامن جو تیرے راستے میں نکلے اس کے مالک کا بھی اس کی جان کا بھی۔

اے اللہ اَوْعَنْقَتِیْ وَصِیْصَتِیْ میری بکری گم ہوگئی میرا برش گم ہو

گیا پھر اس نے وَعَنزتی وصیتی میری بکری میرا برش حضور ﷺ بھی سن رہے تھے۔

حضور ﷺ نے فرمایا:

''ارے اللہ کی بندی اللہ پر ایسے دعوے نہیں کئے جاتے اللہ کے ذمہ تو کوئی چیز نہیں ہے وہ تو احسانات اپنے ذمہ لے لیتا ہے''۔

اللہ کے ذمے کوئی نہیں ہے کہ ہمیں جنت میں ڈالے اللہ نے تو احساناً اپنے ذمے لے لیا ہے۔ اللہ کے ذمے نہیں ہے کہ ہمیں روٹی دے اللہ نے تو احساناً اپنے ذمے لے لیا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

''اللہ کی بندی ایسے دعوے نہ کر''۔

اس اللہ کی بندی نے حضور ﷺ کی بھی نہ سنی بس یہی کہتی رہی وَ عَنزَتِیْ وَ صَیْصَتِیْ میری بکری میرا برش، میری بکری میرا برش، اللہ نے دو بکریاں دو برش حضور ﷺ کے کھڑے کھڑے واپس بھیج دیئے کہ:

یُخلِفُہُ فِیْ اَہلِہٖ وَمَالِہٖ

تم میرا کام کرو میرا پیغام پھیلاؤ۔

نماز پر اللہ تعالیٰ کی حفاظت کا وعدہ نہیں ہے۔

نماز پر برائی سے بچنے کا وعدہ ہے۔

روزے پر اللہ کی حفاظت کا وعدہ نہیں ہے،

روزے پر تقویٰ کا وعدہ ہے۔

حج پر غنی ہونے کا وعدہ ہے۔

پردہ دری فرماتا ہے۔ حتیٰ کہ گھر بیٹھے اس کو رسوا کر دیتا ہے۔

۸۔ سرورِ کونین کے فرمان کا مفہوم ہے کہ جو شخص ایسے وقت میں مسلمان کی مدد نہ کرے کہ اس کی آبرو ریزی ہو رہی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد سے ایسے وقت اعراض فرماتے ہیں جبکہ وہ مدد کا محتاج ہو۔ دوسری حدیث کا ارشاد ہے کہ بدترین سود مسلمان کی آبرو ریزی ہے۔

۹۔ حضرت علیؓ کا ارشاد ہے کہ کسی مسلمان کی ایک ضرورت پوری کر دوں یہ مجھے زمین بھر سونا چاندی ملنے سے زیادہ محبوب ہے۔

۱۰۔ حضرت سلمانؓ نے کہا کہ ایک مرتبہ میں حضور نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ ایک تکیہ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ آپؐ نے وہ تکیہ میرے لئے رکھ دیا۔ پھر مجھ سے فرمایا اے سلمانؓ! جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے پاس جاتا ہے اور وہ میزبان اس کے اکرام کیلئے تکیہ رکھ دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرور مغفرت فرما دیتے ہیں۔

۱۱۔ سید البشر آقائے نامدار حضرت محمد ﷺ کے ارشاد کا مفہوم ہے کہ تم میں سے کوئی کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے بھائی کیلئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

۱۲۔ حضرت ابوہریرہؓ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد فرماتے ہیں۔ جس کا مفہوم ہے کہ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں۔

سلام کا جواب دینا۔

مریض کی بیمار پرسی کرنا۔

جنازہ کے ساتھ جانا۔

کھانے کی دعوت قبول کرنا۔

چھینکنے والے کا جواب دینا۔

۱۳۔ ایک حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے کہ وہ شخص جو ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے، ہمارے بچوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے علماء کی قدر نہ کرے وہ ہماری امت میں سے نہیں ہے۔

۱۴۔ نبی کریم ﷺ کا پاک ارشاد ہے کہ تین شخص ایسے ہیں کہ ان کو خفیف سمجھنے والا منافق ہی ہوسکتا ہے۔ (نہ کہ مسلمان، وہ تین شخص یہ ہیں) ایک بوڑھا مسلمان۔ دوسرے عالم تیسرا منصف حاکم۔

۱۵۔ اکرام مسلم اور ایثار و ہمدردی کی بے نظیر مثالیں صحابہ کرام کی زندگیوں میں بکثرت ملتی ہیں۔ جن کے چند نمونے یہاں پیش کئے جاتے ہیں۔

ایک صحابیؓ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بھوک و پریشانی کی حالت کا اظہار کیا۔ آپؐ کے ارشاد پر ایک انصاری صحابیؓ اس کو اپنے گھر لے گئے۔ بیوی سے کہا کہ یہ حضور ﷺ کے مہمان ہیں ان کے اکرام میں کوئی کسر باقی نہ رکھنا۔ بیوی نے عرض کیا کہ تھوڑا سا بچوں کے کھانے کے علاوہ گھر میں کچھ نہیں۔ صحابیؓ نے فرمایا کہ بچوں کو بہلا کر سُلا دو۔ کھانا مہمان کے سامنے رکھ دو اور بہانے سے چراغ بجھا دینا۔ ہم ساتھ بیٹھے اندھیرے میں ویسے ہی منہ چلاتے رہیں گے اور مہمان کا پیٹ بھر جائے گا۔ لہٰذا انہوں نے ایسا ہی کیا دونوں میاں بیوی اور بچوں نے فاقہ سے رات

گزاری جس پر قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

اور ترجیح دیتے ہیں اپنی جانوں پر اگرچہ ان پر فاقہ ہی ہو۔

یرموک کی لڑائی میں ایک صحابی پانی کا مشکیزہ لے کر اپنے چچا زاد بھائی کی تلاش میں نکلے کہ اگر وہ پیاسے ہوں تو ان کو پانی پلاؤں۔ اتفاق سے وہ ایک جگہ زخمی پڑے ہوئے ملے۔ ان کو پانی پیش کیا۔ اتنے میں قریب پڑے ہوئے دوسرے صحابیؓ جن کا نام ہشام تھا نے پانی مانگا۔ ان کے چچا زاد بھائی نے اشارہ کیا کہ پہلے پانی ان کو پلاؤ۔ میں ان کے پاس پہنچا تو قریب ہی ایک تیسرے صحابیؓ زخمی حالت میں دم توڑ رہے تھے۔ آہ کی، ہشامؓ نے تیسرے زخمی کو پہلے پانی پلانے کا اشارہ کیا۔ صحابیؓ فرماتے ہیں کہ جب میں تیسرے کے پاس پہنچا تو ان کا دم نکل چکا تھا۔ جلدی میں واپس ہشام کے پاس آیا تو وہ بھی دم توڑ چکے تھے۔ پھر اپنے چچا زاد بھائی کے پاس آیا تو وہ بھی اللہ کو پیارے ہو چکے تھے۔ قربان جائیں ان ہستیوں پر کہ جان کنی کے وقت بھی جبکہ ہوش و حواس سب ہی جواب دے دیتے ہیں اکرام اور ایثار کا پہلو ہاتھ سے نہ چھوٹنے پایا۔

ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک صحابی کو ایک شخص نے بکری کی سری گوشت کے طور پر ہدیہ میں دے دی۔ انہوں نے کسی دوسرے شخص کی غربت کا خیال کرتے ہوئے آگے بھیج دی۔ ان کو ایک تیسرے صاحب کے متعلق یہی خیال پیدا ہوا تو سری ان کو بھیج دی۔ خدا کی شان انہوں نے آگے بھیج دی۔ غرضیکہ اسی طرح سات گھروں کا چکر لگا کر پھر بکری کی سری دوبارہ

سب سے پہلے بھیجنے والے صحابی کے گھر لوٹ آئی۔ اللہ جل شانہٗ اپنے لطف وکرم سے ان ہستیوں کو زیادہ سے زیادہ نوازے کہ سخت ضرورت مند ہونے کے باوجود کیسے یہ حضرات دوسروں کو اپنے سے مقدم رکھتے تھے۔

اکرام مسلم والی صفت ہمارے اندر اور سارے عالم کے مسلمانوں کے اندر پیدا ہو جائے۔ اس کیلئے رسول اکرم ﷺ اور صحابہؓ والے اخلاق، ہمدردی اور ایثار کے واقعات سنائے جائیں۔ خود اس کی مشق کی جائے۔ بڑوں کی عزت چھوٹوں پر شفقت اور علماء کرام کی قدر کی جائے اللہ تعالیٰ سے رو رو کر دعا مانگی جائے۔

نمبر 5: تصحیح نیت

اس کا مقصد ہے کہ ہم ہر عمل کو خالص اللہ پاک کی رضا کے جذبہ سے کرنے والے بن جائیں ریا، دکھاوا، شہرت بالکل نہ ہو۔ کسی عمل سے دنیا کی طلب یا اپنی حیثیت بنانا مقصود نہ ہو۔ کسی نے ایک نوجوان کو عجیب نصیحت کی ہے کہ۔

"اے لڑکے! اپنی کشتی کو مضبوط پکڑ لے کہ سمندر بہت گہرا ہے۔ توشہ ساتھ لے لے کہ سفر بڑا لمبا ہے۔ اپنی کمر کو خوب کس لے کہ راستہ بڑا کٹھن ہے۔ نیت کو ٹھیک کر لے کہ دیکھنے والا بڑا باریک بین ہے"۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا قرآن مجید میں بھی حکم موجود ہے۔ جس کا مفہوم ہے کہ بس عبادت کر اللہ تعالیٰ کی اس حال میں کہ تیری بندگی خاص اسی کیلئے ہو"۔ (سورۂ زمر)

لہٰذا یہ ضروری کہ مسلمان اور خصوصاً مبلغین حضرات اپنی ہر عبادت، ہر تقریر وتحریر اور بیانوں کو خلوص واخلاص کے ساتھ تھوڑا سا عمل بھی دینی و دینوی ثمرات کے اعتبار سے بہت بڑھا ہوا ہے۔ بغیر اخلاص کے نہ دنیا میں اس کا کوئی اثر ہے اور نہ آخرت میں کوئی اجر ہے۔

تصحیح نیت کے فضائل

۱۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتے بلکہ تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھتے ہیں۔

۲۔ ایک حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ سے کسی نے پوچھا کہ ایمان کیا چیز ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اخلاص دوسری جگہ فرمایا خوشحالی ہو اخلاص والوں کیلئے وہ ہدایت کے چراغ ہیں۔ اللہ ان کے ذریعہ سے بڑے بڑے فتنوں کو دور کر دیتے ہیں۔

۳۔ حضرت معاذؓ کو جب نبی کریم ﷺ نے یمن کا حاکم بنا کر بھیجا، تو انہوں نے درخواست کی مجھے کچھ وصیت فرما دیجئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ دین میں اخلاص کا اہتمام رکھنا کہ اخلاص کے ساتھ تھوڑا سا عمل بھی کافی ہے۔

۴۔ حق سبحانہٗ وتقدس کا ارشاد ہے کہ میں سب شرکاء میں شرکت سے بہت زیادہ بے نیاز ہوں (یعنی دنیا کے شرکاء شرکت کے محتاج اور شرکت پر راضی ہوتے ہیں اور میں خلاق علی الاطلاق ہوں بے پرواہ ہوں۔ عبادت میں غیر کی شرکت سے بیزار ہوں۔ جو شخص کوئی عمل ایسا کرے جس میں میرے ساتھ کسی دوسرے کو بھی شریک کر لے میں اس کو اس کے شریک کے حوالہ کر دیتا ہوں۔ دوسری روایت میں ہے کہ میں اس سے بری ہو جاتا ہوں۔

۵۔ قیامت کے دن میدان حشر میں ایک منادی باآواز بلند کہے گا کہ جس شخص نے کسی عمل میں دوسرے کو شریک کیا ہو وہ اس کا ثواب اور بدلہ اسی سے مانگے۔ اللہ تعالیٰ سب شرکاء میں شرکت سے بہت زیادہ بے نیاز ہے۔

۶۔ تمام عملوں کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ اور ہر شخص کو اپنی نیت کے مطابق اجر ملے گا۔ جو اللہ اور رسول ﷺ کیلئے ہجرت کرتا ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور رسول ﷺ کیلئے ہوتی ہے۔ لیکن اگر دنیا یا اور چیز کے لالچ میں ہجرت کرتا ہے تو جس غرض کیلئے ہجرت کرتا ہے وہ اسی غرض کیلئے شمار کی جاتی ہے۔ (بخاری ومسلم)

۷۔ غزوۂ تبوک میں جو لوگ بیماری کے باعث شریک نہیں ہوئے ان کے متعلق فرمایا کہ وہ ہر گھاٹی میں ہمارے ساتھ شریک تھے۔ کیونکہ ان کی نیت جہاد کی تھی۔ اگرچہ وہ کسی عذر کے باعث شریک نہ ہو سکے۔ (بخاری)

۸۔ کسی نے نیکی کی نیت کی لیکن اس کی نیکی کا وقوع نہیں ہوا تب بھی ایک نیکی لکھی دی جاتی ہے۔

۹۔ ایک شخص کے پاس مال بھی ہے اور علم بھی۔ یہ اچھے کام کرتا ہے اور غرباء کا حق سمجھتا ہے تو قیامت میں یہ اعلیٰ منازل پر ہوگا۔ ایک دوسرے شخص کے پاس مال اور علم تو نہیں ہے لیکن اس کی نیت ضرور ہے کہ اگر میرے پاس مال اور علم ہوتا تو بھی یہی کام کرتا جو فلاں شخص کر رہا ہے قیامت کے دن ان دونوں کو برابر کا اجر ملے گا۔ (ترمذی)

۱۰۔ ایک شخص نے بستر پر لیٹتے وقت یہ نیت کی کہ رات کو تہجد کی نماز پڑھوں گا مگر رات کو آنکھ نہیں کھلی' یہاں تک کہ صبح ہو گئی تب بھی تہجد کا ثواب لکھا جائے گا' اور یہ سونا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بندے پر احسان کے طور پر رہا۔ (نسائی)

۱۱۔ مدنی کریم ﷺ کی حدیث کا مفہوم ہے کہ جو شخص ریا کاری سے نماز پڑھتا ہے وہ مشرک ہو جاتا ہے اور جو شخص ریا کاری سے روزہ رکھتا ہے وہ مشرک ہو جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

۱۲۔ نبی اکرم ﷺ کی ایک طویل حدیث کا خلاصہ ہے کہ قیامت کے دن جن لوگوں کا اول وہلہ میں فیصلہ سنایا جائے گا ان میں ایک شہید دوسرا عالم اور تیسرا مال دار ہوگا۔ ان کو بلا کر اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کا جو ان پر کی گئیں اظہار فرمائیں گے' وہ اقرار کریں گے۔ اس کے بعد ان سے سوال ہوگا کہ ان نعمتوں سے کیا کام لیا؟ شہید عرض کرے گا کہ تیری رضا کیلئے جہاد کیا حتیٰ کہ شہید ہو گیا۔ عالم عرض کرے گا کہ علم پڑھا اور پڑھایا اور تیری رضا کیلئے قرآن حاصل کیا۔ مال دار عرض کرے گا کہ کوئی مصرف خیر ایسا نہیں جس پر تیری رضا کے سبب میں نے خرچ نہ کیا ہو۔ ارشاد خداوندی ہوگا یہ سب جھوٹ ہے تم لوگوں نے اپنی شہرت کیلئے سارا کچھ کیا۔ اس کے بعد ان کو حکم سنا دیا جائے گا اور وہ منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیئے جائیں گے۔

لہٰذا بہت ہی اہم اور ضروری ہے کہ انسان اپنے تمام کاموں اور ساری کارگزاری میں اللہ کی رضا اس کے دین کی اشاعت نبی کریم ﷺ کی سنت کا

اتباع مقصود رکھے۔ شہرت' عزت' تعریف کو ذرا بھی دل میں جگہ نہ دے۔ اگر خیال آ بھی جائے تو لاحول و استغفار سے اس کی اصلاح کر لی جائے اللہ رب العزت سے اخلاص حاصل ہونے کی خوب دعائیں مانگی جائیں۔ ہر عمل سے پہلے اور ہر عمل کے دوران نیت درست کی جائے۔ عمل کی تکمیل پر اپنی نیت کو ناقص قرار دے کر استغفار کی جائے اور رو رو کر مانگا جائے۔

نمبر 6: دعوت و تبلیغ

اس کا مقصد ہے کہ ہم دین کو سیکھتے ہوئے اس پر عمل کرتے ہوئے دوسروں پر اس کی محنت کریں۔ حضور ﷺ کی ختم نبوت کے طفیل پوری امت کو دعوت والا کام ملا ہے۔ اس کیلئے نبیوں والی طرز پر ہم اپنی جان، مال اور وقت کے ساتھ اللہ کے راستہ میں نکلیں اور لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف بلائیں تاکہ پورا دین پوری دنیا میں پھیلے اور زندہ ہو۔ اللہ رب العزت خود کلام مجید فرقان حمید میں ارشاد فرماتے ہیں۔

۱۔ اے محمد ﷺ! لوگوں کو سمجھاتے رہیئے کیونکہ سمجھانا ایمان والوں کو نفع دیتا ہے۔

۲۔ اے محمد ﷺ! کہہ دیجئے یہ ہے میرا رستہ بلاتا ہوں اللہ کی طرف حکمت، بصیرت کے ساتھ میں بھی اور جس نے میری اتباع کی

۳۔ اے محمد ﷺ! اپنے متعلقین کو بھی نماز کا حکم کرتے رہیے۔ اور خود بھی اس پر پابند رہیے ہم آپ سے معاش نہیں چاہتے معاش تو آپ کو ہم دیں گے اور بہتر انجام تو پرہیزگاری ہی کا ہے۔

۴۔ اور اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو خدا کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں

۵۔ بیٹا نماز پڑھا کر اور اچھے کاموں کی نصیحت کیا کر اور برے کاموں سے منع کیا کر، اور تجھ پر جو مصیبت واقع ہو اس پر صبر کیا کر کہ یہ ہمت کے کاموں میں سے ہے۔

۶۔ تم بہترین امت ہو کہ لوگوں کے (نفع رسانی) کیلئے نکالے گئے ہو۔ تم لوگ نیک کاموں کا حکم کرتے ہو اور برے کاموں سے منع کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو۔ اور تم میں سے ایک جماعت ایسا ہونا ضروری ہے کہ خیر کی طرف بلائے اور نیک کاموں کے کرنے کو کہا کرے اور برے کاموں سے روکا کرے اور ایسے لوگ پورے کامیاب ہوں گے۔

۷۔ عام لوگوں کی اکثر سرگوشیوں میں خیر و برکت نہیں ہوتی۔ مگر جو لوگ ایسے ہیں کہ صدقہ خیرات کی یا اور کسی نیک کام کی یا لوگوں میں باہم اصلاح کر دینے کی ترغیب دیتے ہیں۔ اور جو شخص یہ کام اللہ کی رضا کیلئے کرے گا اس کو ہم عنقریب اجر عظیم عطا فرمائیں گے۔

۸۔ اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔ نیک بات سکھلاتے اور برائی سے منع کرتے ہیں۔

دعوت تبلیغ کے فضائل:

(۱) رسول مقبول ﷺ نے فرمایا کہ اللہ پاک کے راستہ میں ایک صبح یا ایک شام گزارنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

۲۔ سیدالکونین ﷺ کے ایک ارشاد کا مفہوم ہے کہ ایک ہی شخص پر اللہ

کے راستہ کا گرد وغبار اور جہنم کا دھواں جمع نہیں ہو سکتے۔

۳۔ حضورِ اقدس ﷺ نے ایک مرتبہ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ سے فرمایا کہ اگر تیری وجہ سے ایک شخص کو اللہ پاک ہدایت کردے تو یہ تیرے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

۴۔ اللہ کے راستہ میں ایک روپیہ خرچ کرنے پر سات لاکھ روپے صدقہ کرنے کا اجر ملتا ہے۔ بدنی عبادات کا ثواب ایک سبحان اللہ کہنے پر یا نماز پڑھنے پر انچاس کروڑ کا اجر ملتا ہے۔

۵۔ نبی کریم ﷺ کی دعا کا مفہوم ہے کہ خوش رہے، سرسبز و شاداب رہے، وہ شخص جو میری بات کو سنے، اس کو محفوظ کرے۔ اور من وعن اس کو دوسروں تک پہنچادے۔

۶۔ جو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی محنت کرے گا وہ زمین پر اللہ کا خلیفہ ہے۔ اللہ کی کتاب کا خلیفہ ہے اور اللہ کے رسول کا خلیفہ ہے۔ جو اللہ کے راستے میں نکلے گا اللہ اس کی دعائیں نبیوں کی طرح قبول کریں گے۔

۷۔ حضرت حسن بصریؒ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں جس کا مفہوم یہ ہے کہ جس شخص نے اپنے دین کی حفاظت کی غرض سے ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ کی طرف ہجرت کی خواہ ایک بالشت ہی سفر کیا ہو تو اس نے جنت اپنے لئے لازم کرلی اور وہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت محمد ﷺ کا ساتھی بنے گا۔ (تنبیہ الغافلین)

۸۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص کسی ناجائز امر کو ہوتے ہوئے

دیکھے۔ اگر اس پر قدرت ہو کہ اس کو ہاتھ سے بند کردے تو اس کو بند کردے۔ اگر اتنی قدرت نہ ہو تو زبان سے اس پر انکار کردے۔ اگر اتنی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے اس کو برا سمجھے، اور یہ ایمان کا بہت ہی کم درجہ ہے۔

۹۔ ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے قسم کھا کر فرمایا کہ تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو، اور ظالموں کو ظلم سے روکتے رہو اور حق بات کی طرف کھینچ کر لاتے رہو۔ ورنہ تمہارے قلوب بھی اس طرح خلط کر دیئے جائیں گے جس طرح ان لوگوں کے کر دیئے گئے اور تم پر بھی لعنت ہوگی جس طرح ان پر یعنی بنی اسرائیل پر لعنت ہوئی۔

۱۰۔ فرمایا اگر کسی جماعت اور قوم میں کوئی شخص کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور وہ جماعت وقوم باوجود قدرت کے اس شخص کو اس گناہ سے نہیں روکتی تو ان پر مرنے سے پہلے دنیا ہی میں اللہ تعالیٰ کا عذاب مسلط ہو جاتا ہے۔

۱۱۔ ایک دفعہ آپؐ نے فرمایا لوگو! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو۔ مبادا وہ وقت آجائے کہ تم دعا مانگو اور قبول نہ ہو، تم سوال کرو اور سوال پورا نہ کیا جائے۔ تم اپنے دشمنوں کے خلاف مجھ سے مدد چاہو اور میں تمہاری مدد نہ کروں۔

۱۲۔ جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور اس کے وعدے کو سچا سمجھتا ہے۔ پھر جہاد کی نیت سے کوئی گھوڑا پالتا ہے تو قیامت میں اس گھوڑے کا چارہ اور پانی وغیرہ سب ترازو میں ہوگا۔ دوسری جگہ پیشاب اور لید کا ذکر بھی آیا ہے۔ یعنی ان سب چیزوں کا وزن اس بندے کی نیکیوں کو وزنی کردے گا۔

دعوت والی محنت تمام امت کی ذمہ داری ہے۔ حضور اکرم ﷺ کو دو
نسبتیں ملی ہیں نسبت نبوت اور نسبت ختم نبوت۔ ختم نبوت کے صدقہ میں ہر
امتی کے ذمہ ہے کہ نبی ﷺ والے کام کو اپنا کام اور مقصد بنائے۔ جیسے کہ

دنیا ہمارا امتحان ہے
عبادت ہماری پہچان ہے
دعوت ہمارا کام ہے

لیکن افسوس کہ مسلمان آج اس بنیادی اور سرداری والے کام کو چھوڑ
کر دنیا میں اپنا مقصد کھو رہے ہیں جس سے!

زمانے کی امامت سے غلامی میں آ گرے
عزت کی چوٹیوں سے ذلت کے گڑھے میں آ گرے

آج مسلمان کو اپنے دعوت والے کام کا احساس تک ختم ہوتا جا رہا
ہے۔ موچی بن کر جوتا گانٹھنا کام سمجھ میں آتا ہے۔ درزی بن کر کپڑے سینا
کام سمجھ میں آتا ہے۔ لیکن نبی ﷺ کا امتی بن کر دین کا پھیلانا سمجھ میں نہیں
آ رہا۔ بلکہ آج لوگ کہتے ہیں کہ گھر میں دین کی بات کی جائے تو بیوی بچے
ناراض ہو جاتے ہیں۔ دکان پر بات کی جائے تو گاہک ناراض ہو جاتے
ہیں۔ دفتر میں دین کی بات کی جائے تو افسر ناراض ہو جاتے ہیں۔ دوستوں
میں دین کی بات کی جائے تو کنڈیشن خراب ہوتی ہے۔ شادی بیاہ میں دین
کی بات کی جائے تو برادری ناراض ہو جاتی ہے۔ اب بتائیے جو دین دب
جائے گھر میں بیوی بچوں کے نیچے۔ جو دین دب جائے دوکان میں گاہکوں

کے نیچے۔ جو دین دب جائے دفتر میں افسروں کے نیچے۔ جو دین دب جائے
شادی بیاہ میں برادری کے نیچے۔ جو دین دب جائے دوست احباب میں
کنڈیشن کے نیچے۔ بھلا وہ دین دنیا میں کیا عزت دلائے گا۔ آج مسلمان
حقوق العباد کا نعرہ لگاتا ہے۔ حقوق العباد کے معنی نہیں جانتا حقوق العباد کے
معنی ہیں بندوں کے حقوق۔ سب سے بڑے بندے رسول اکرم ﷺ ہیں۔
لہٰذا سب سے پہلے ان کا حق ادا کرنا چاہیے۔ نماز، روزہ حج اور زکوٰۃ یہ بندگی
اللہ کی ہے۔ نبی پاک ﷺ کا حق یہ ہے کہ ان کی دعوت والے کام میں شریک
ہو جائیں۔ جیسے انہوں نے دین پھیلانے میں کوشش کی اور امت کا غم کھایا
ایسے ہی آج ہر امتی ان کے اس غم اور کام میں شریک ہو۔

امیر، غریب، حاکم، محکوم، افسر، ماتحت، بادشاہ، وزیر، عالم اور غیر عالم سب
کی ذمہ داری دعوت کا کام ہے۔ بقول کسی عالم کے کہ پیاسا کنویں کے پاس
آتا ہے۔ لوگ ہمارے پاس آئیں تو ہم انہیں دین سکھائیں۔ تو جواب دیا گیا
کہ آپ کنواں کیوں بنتے ہیں۔ آپ بادل بن کر دنیا پر برسیں۔ داعی تو دریا
کی طرح ہوتا ہے جو بغیر کسی معاوضہ کے دنیا کو پانی پہنچاتا ہے۔ داعی سورج
کی طرح ہوتا ہے جو بغیر معاوضہ کے ایمان کی روشنی پہنچاتا ہے۔ داعی طبیب
اور ڈاکٹر کی طرح ہوتا ہے۔ جو قبر حشر کا ٹیکہ لگا کر روحانی علاج کرتا ہے۔
داعی روحانی ڈرائیور ہوتا ہے جو لوگوں کو دعوت کی گاڑی میں بٹھا کر جنت میں
لے جاتا ہے۔ داعی پھلدار درخت کی طرح ہے کہ جو پتھر کھا کر بھی لوگوں کو
پھل دیتا ہے۔ یعنی ایمان کے میٹھے بول عطا کرتا ہے۔ داعی ہدایت کی لائنیں

بچھاتا ہے اس لئے ہر آدمی داعی بن کر نبی پاک ﷺ والے طرز پر دنیا میں دین پھیلانے کیلئے اپنے جان و مال کو جھونک دے۔ اس کیلئے ہجرت کرے، اور دعوت دیتا ہوا قریہ قریہ، بستی بستی، ملک ملک، پھرے اور دوسروں کو اس محنت کے سیکھنے کیلئے وقت لگانے کی دعوت دے۔

اس سلسلے میں ہم سب کو محنت کی ضرورت ہے۔ اس کیلئے زندگی میں تین چلے، سال میں چلہ، مہینے میں تین دن، ہفتہ میں دو گشت، شب جمعہ کی پابندی، روزانہ مسجد اور گھر میں تعلیم، روزانہ اڑھائی سے آٹھ گھنٹے فکر کرنا اور روزانہ اس کام کا مشورہ کرنا۔

ارادہ اسی وقت کرلیں۔ اور اللہ سے مانگے کہ اللہ پاک ہم سب کو اس نیک کام کو کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆

☆☆